احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 24 مارچ 2014ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

سوموار 24 مارچ 2014ء 22 جمادی الاول 1435 ہجری 24/ امان 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 68

دارالشفاء

وہ دلستاں نہاں ہے کس رہ سے اس کو دیکھیں
ان مشکلوں کا یارو! مشکل کشا یہی ہے
دنیا کی سب دکانیں ہیں ہم نے دیکھی بھالیں
آخر ہوا یہ ثابت دارُالشفا یہی ہے
(درثمین)

اخلاق عالیہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن مجید کے لئے جو غیرت حضرت مسیح موعودؑ کو تھی اس کے اظہار کے لئے ایک واقعہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کے الفاظ میں ہے:

''حضرت مسیح موعودؑ بحیثیت ایک باپ کے نہایت شفیق اور مہربان تھے۔ کبھی پسند نہیں کرتے تھے کہ لوگ بچوں کو ماریں۔ پھر اپنی اولاد کی جو خدا تعالیٰ کے نشانات میں سے تھی ہر طرح دلداری فرماتے تھے۔ باوجود اس قدر نرمی اور شفقت علی الاولاد کے جب قرآن مجید کا کوئی معاملہ پیش آجاتا تو بچوں کی کوئی حقیقت آپ کے سامنے نہ رہتی تھی۔ ایک مرتبہ حضرت صاحبزادہ صاحب میاں مبارک احمد سے جبکہ وہ بہت چھوٹے بچے تھے قرآن کی بے ادبی ہوگئی۔ اس وقت آپ کا چہرہ سُرخ ہوگیا اور ایسے زور سے طمانچہ مارا کہ انگلیوں کے نشان اس گلاب جیسے رخسار پر نمایاں ہوگئے اور فرمایا

''اس کو میری آنکھوں کے آگے سے ہٹالو۔ یہ اب ہی قرآن شریف کی بے ادبی کرنے لگا ہے تو پھر کیا ہوگا۔''

یہ واقعہ حضرت مسیح موعودؑ کی قرآنی غیرت پر روشنی ڈالتا ہے۔ اندرون خانہ میں ایک واقعہ ہوتا ہے اور یہ واقعہ ایک ایسے بچے سے ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کے حضور مکلّف نہیں۔ معصوم ہے اور کوئی شخص بھی اسے مورد اعتراض نہیں ٹھہرا سکتا۔ پھر باپ وہ باپ جو دوسروں پر بے حد شفیق ہے۔ دشمنوں اور جان ستاں دشمنوں تک کے قصور معاف کر دینے کے لئے وسیع حوصلہ رکھتا ہے۔ بچوں کو سزا دینے کا سخت مخالف ہے اور بچوں کے تنگ کرنے پر بھی گھبراتا اور ہچکچاتا نہیں وہ اس زور سے تھپڑ مارتا ہے کہ منہ پر نشان ڈال دیتا ہے اور پیارے بچے کو سامنے سے ہٹا دینے کے لئے حکم دیتا ہے۔ اس غیرت کی کوئی نظیر دنیا میں پیش کر سکتا ہے؟ یہ بات پیدا نہیں ہوسکتی جب تک خدا تعالیٰ کے کلام کی خاص عظمت دل پر نہ ہو۔ ایسی محبت نہ ہو کہ اس کے سامنے دوسری ساری محبتیں ہیچ اور ساری عظمتیں اس پر قربان نہ ہوں۔'' (حیات احمد، ص 136-137)

آپ کے بڑے فرزند حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی روایت ہے کہ

''آپ کے پاس ایک قرآن مجید تھا۔ اس کو پڑھتے اور اس پر نشان کرتے رہتے تھے۔'' وہ کہتے ہیں کہ ''میں بلا مبالغہ کہہ سکتا ہوں کہ شائد دس ہزار مرتبہ اس کو پڑھا ہو۔''

(حیات طیبہ، ص 13)

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ سال 2014ء کیلئے داخلہ فارم یکم اپریل تا 20 مئی 2012ء مدرسۃ الحفظ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ داخلہ فارم مکمل کرنے کے بعد مدرسۃ الحفظ میں جمع کروانے کی آخری تاریخ 20 مئی 2014ء ہے۔ مقررہ تاریخ کے بعد کوئی فارم وصول نہیں کیا جائے گا۔ نامکمل فارم پر کارروائی ممکن نہیں ہو گی۔ داخلہ فارم حاصل کرنے اور واپس جمع کروانے کا وقت صبح 7:30 تا 12 بجے ہے۔ تمام احباب سے گزارش ہے کہ مقررہ اوقات میں تشریف لائیں فارم کے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ لف کریں۔

1۔ برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی
2۔ پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی
(انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہیں)

نوٹ: فارم پر صدر/امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

اہلیت:

1۔ امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 مئی 2014ء تک اس کی عمر 12 سال سے زائد نہ ہو۔
2۔ امیدوار پرائمری پاس ہو۔
3۔ امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

انٹرویو

1۔ ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 7 جون کو صبح 5:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔
2۔ بیرون ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 9،8 جون کو صبح 5:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

انٹرویو کیلئے امیدواران کی فائنل لسٹ مورخہ 5 جون کو دارالضیافت کے استقبالیہ میں اور مدرسۃ الحفظ کے گیٹ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ تمام امیدواران انٹرویو کے لئے آنے سے قبل فائنل لسٹ میں اپنا نام اور وقت چیک کر کے مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔

باقی صفحہ 8 پر

مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوالات کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

سفارشات مجلس شوریٰ 2013ء کی روشنی میں خطبات جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوالات کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ جوابات کی اشاعت سے قبل آپ اپنے جوابات درج ذیل پتہ پر بھیج سکتے ہیں۔ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ یہ جوابات درج ذیل ایڈریس پر میل بھی کئے جاسکتے ہیں۔ (nazarat.markazia@gmail.com)
5 بہترین جوابات دینے والے احباب کے نام الفضل میں شائع کئے جائیں گے۔

جمعہ 7 فروری 2014ء

س: حضور انور نے پروگرام راہ ہدیٰ میں کئے گئے سوال بابت الہام ”دس دن کے بعد میں موج دکھاتا ہوں“ کی کیا تفصیل بیان فرمائی؟

س: حضرت مسیح موعود نے اپنے مبعوث ہونے کی اصل غرض کیا بیان فرمائی ہے؟

س: حضرت مسیح موعود نے جماعت میں باہم اتفاق و محبت پیدا کرنے کے لئے کیا نصائح فرمائی ہیں؟

س: حضرت مسیح موعود نے باہمی عداوت کی کیا وجہ بیان فرمائی ہے؟

س: حضرت مسیح موعود نے سچے مومن کی کیا تعریف بیان فرمائی؟

س: دین کی خدمت کا شرف حاصل کرنے کا حضرت مسیح موعود نے کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

س: انسان کی تکالیف اور مصائب میں مبتلاء ہونے کی وجہ کیا ہے؟

س: متقی دائمی نجات اور سکون کیسے حاصل کرسکتا ہے؟

س: حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کو باہمی اخوت و محبت کے بارہ میں کیا نصائح فرمائیں؟

س: حضرت مسیح موعود نے کامیابی حاصل کرنے کا کیا گر بیان فرمایا؟

س: حضرت مسیح موعود نے کس بات کو بطور وصیت یاد رکھنے کی تاکید فرمائی؟

س: ”خدا کا قوموں کی حالت کے نہ بدلنے کے متعلق حضرت مسیح موعود نے کیا بیان فرمایا؟

س: حضرت مسیح موعود نے بھائیوں کی ہمدردی کے حوالہ سے کیا تعلیم دی ہے؟

س: حضرت مسیح موعود کی جماعت کے اعمال کا معیار کیا ہونا چاہئے؟

س: آخر پر حضور انور نے کیا نصیحت بیان فرمائی؟

خطبہ جمعہ 14 فروری 2014ء

س: حضرت مسیح موعود کے ذریعہ ظاہر ہونے والے نشانات کے کیا مقاصد فرمائے؟

س: حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے مختلف زبانوں میں الہامات کے نزول پر اعتراض کرنے والوں کے جواب میں کیا ارشاد فرمایا؟

س: یا احمد فاضت الرحمۃ ...... کا حضرت مسیح موعود نے کیا مفہوم بیان فرمایا؟

س: طاعون کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود نے کیا پیشگوئی بیان فرمائی؟

س: قادیان میں مخلصین کے جمع ہونے کے متعلق کیا پیشگوئی بیان فرمائی؟

س: سلسلہ احمدیہ کی مخالفت اور ترقی کے حوالہ سے کیا پیشگوئی بیان فرمائی؟

س: حضرت مسیح موعود کی اللہ نے حفاظت کا کیا وعدہ عطا فرمایا تھا؟

س: حضرت مسیح موعود نے اپنی انشاء پردازی کو خداتعالیٰ کی اعجاز نمائی کا ظہور قرار دیتے ہوئے کیا بیان فرمایا؟

س: حضرت مسیح موعود کی عربی کتب کے مطالعہ سے فلسطین کی ایک خاتون کس طرح نظام جماعت میں شامل ہوئیں؟

س: الجزائر سے مکرم حجاز صاحب نے بانی سلسلہ کی تحریرات کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

س: ایک عرب ملک سے مکرم فراز صاحب نے حضرت مسیح موعود کی عربی کتب کے فصیح و بلیغ ہونے اور MTA کے پروگرام الحوار المباشر کی نسبت کیا بیان فرمایا؟

س: مکرم عباس صاحب آف اٹلی نے حضرت مسیح موعود کے عربی قصائد اور MTA العربیہ کے ضمن میں کیا بیان فرمایا؟

س: مراکش سے مکرم خالد صاحب کا حضرت مسیح موعود کی کتب کے مطالعہ کے بعد کیا تاثر تھا؟

س: ایک یمنی صاحب نے احمدیت کے بارہ میں کیا تاثرات بیان کئے؟

س: حضرت مسیح موعود کی کتب کے مطالعہ کی برکت سے ایک ایرانی دوست کس طرح نظام جماعت میں شامل ہوئے؟

س: حضور انور نے بعض اہل کشف کو حضرت مسیح موعود کی آمد کی اطلاع کے ضمن میں کیا ارشاد فرمایا؟

س: مکرم محمد بن احمد صاحب آف جرمنی کس طرح نظام جماعت میں شامل ہوئے؟

س: مکرم رضوان صاحب آف سیریا کا حضرت مسیح موعود کی کتب کے مطالعہ کی اہمیت اور قبول حق کا واقعہ بیان کریں؟

س: حضور انور نے مربی صاحب برکینا فاسو کا تائید الٰہی کے ضمن میں کون سا واقعہ بیان فرمایا؟

س: حضور انور نے کن دو احباب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی؟

خطبہ جمعہ 21 فروری 2014ء

س: 20 فروری کے دن کو جماعت میں کیا اہمیت حاصل ہے؟

س: حضرت مسیح موعود نے پیشگوئی مصلح موعود پر اعتراض کرنے والوں کو کیا جواب دیا ہے؟

س: حضرت مسیح موعود نے پیشگوئی حضرت مصلح موعود کو کس شان کی پیشگوئی قرار دیا ہے؟

س: پیشگوئی مصلح موعود بیان کریں؟

س: حضرت مصلح موعود کی کتب، علمی لیکچرز اور تقاریر کس نام سے شائع ہو رہی ہیں اور اسکی تفصیل بیان کریں؟

س: حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے حضرت مصلح موعود کی تحریر فرمودہ تفسیر کبیر کے متعلق کیا بیان فرمایا ہے؟

س: علامہ نیاز فتح پوری نے تفسیر کبیر کا مطالعہ کرنے کے بعد حضرت مصلح موعود کو اپنے ایک خط میں کیا لکھا؟

س: سید جعفر حسین صاحب ایڈووکیٹ نے اپنے ایک مکتوب میں تفسیر کبیر تحریر فرمودہ حضرت مصلح موعود کے مقام و مرتبہ کا اظہار کن الفاظ میں کیا؟

س: پیش گوئی مصلح موعود کی ایک علامت ”اسیروں کی رستگاری کا باعث ہوگا“ کے حوالہ سے جعفر ایڈووکیٹ نے کیا بیان کیا؟

س: ایک برطانوی مستشرق اے جے آربری نے حضرت مصلح موعود کی تحریر فرمودہ تفسیر کبیر five volume اور دیباچہ کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

س: شام کے ایک ڈاکٹر نے تفسیر کبیر کے بارہ میں کن تاثرات کا اظہار کیا؟

س: جمال صاحب آف مراکش نے تفسیر کبیر کے بلند پایاں مقام کا اظہار کس طرح بیان کیا؟

س: حضور انور نے حضرت مصلح موعود کی تقریر اسلام کا اقتصادی نظام کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

س: سابق چیف جسٹس کشمیر نے حضرت مصلح موعود کی تقریر ”عربی زبان کا مقام السنہ عالم میں“ کے متعلق کیا تاثرات بیان کئے؟

س: سید عبدالقادر صاحب کون تھے اور انہوں نے سن رائز اخبار میں لیکچر ”اسلام کا اقتصادی نظام“ کے متعلق کیا تحریر کیا؟

س: لالہ رام چند مچندہ ”اسلام کا اقتصادی نظام“ کے متعلق کیا تبصرہ کیا؟

س: حضور انور نے کس کی نماز جنازہ غائب پڑھائی؟

خطبہ جمعہ 28 فروری 2014ء

س: گزشتہ خطبہ کا بنیادی مضمون کیا تھا؟

س: خلیفۃ المسیح الثانی کا پہلا دورہ یورپ اور عرب ممالک کا کب ہوا؟

س: حضور انور نے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی کس روایت کو بیان کیا؟

س: ویمبلے کانفرنس کا تاریخی پس منظر اور اغراض و مقاصد بیان کریں؟

س: حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد کس سن میں لندن آئے تھے؟

س: حضرت مصلح موعود نے ویمبلے کانفرنس سے انگلش زبان میں جو مختصر خطاب کیا درج کریں؟

س: حضرت مصلح موعود نے چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحب کے مضمون پڑھنے کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

س: ویمبلے کانفرنس میں پڑھے گئے مضمون کا خلاصہ بیان کریں؟

س: حضرت مصلح موعود نے اس خطاب کا کن الفاظ پر اختتام کیا؟

س: کانفرنس کے صدر تھیودر ماریسن نے صدارتی ریمارکس میں کیا بیان کیا؟

س: فری چرچ کے ہیڈ ڈاکٹر والٹر واش نے اپنے تاثرات کا اظہار کس طرح بیان کیا؟

س: قانون کے پروفیسر نے مضمون کے متعلق کیا۔

س: کانفرنس میں فرانس سے آئے ہوئے ایک صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کس طرح کیا؟

س: مسز شارپلز نے اپنے تاثرات کا اظہار کن الفاظ میں کیا؟

س: ایک جرمن پروفیسر نے اپنے تاثرات کا اظہار کس طرح کیا؟

س: بہائی مذہب کی ایک عورت نے لیکچر کے متعلق کیا بیان کیا؟

س: اخبار مانچسٹر گارڈین نے 24 ستمبر 1924ء کی اشاعت میں حضرت مصلح موعود کے لیکچر کے متعلق کیا لکھا؟

س: مضمون کے خاتمہ پر اتفاق رائے سے کیا ریزولیشن پیش کیا گیا؟

س: حضور انور نے ویمبلے کانفرنس میں پیش کردہ مضمون کے حوالہ سے احباب جماعت کو کیا تاکید فرمائی؟

س: حضور انور نے کس کی نماز جنازہ غائب پڑھائی؟

☆......☆......☆......☆

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ...... مطبع: ضیاء الاسلام پریس ...... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ...... قیمت 5 روپے

مکرم میر غلام احمد نسیم صاحب

ہجرتوں کی کہانی کامیابیوں کی زبانی

تاریخ مذاہب میں ہجرتیں کامیابیوں اور کامرانیوں کی علامت بن گئیں

اللہ تعالیٰ کے کلام قرآن مجید کی متعدد آیات اور سورتوں میں ہجرت کا ذکر آیا ہے۔ سورۃ النحل آیت 42 میں فرمایا (ترجمہ) ’’اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی خاطر ہجرت کی اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا ہم ضرور انہیں دنیا میں بہترین مقام عطا کریں گے اور آخرت کا اجر تو سب (اجروں) سے بڑا ہے۔ کاش وہ علم رکھتے۔‘‘ پھر اسی سورۃ کی آیت 111 میں ارشاد ہوتا ہے (ترجمہ) ’’پھر تیرا رب یقیناً ان لوگوں کو جنہوں نے ہجرت کی بعد اس کے کہ وہ فتنہ میں مبتلا کئے گئے پھر انہوں نے جہاد کیا اور صبر کیا تو یقیناً تیرا رب اس کے بعد بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔‘‘

سورۃ النساء آیت 101 میں فرمایا (ترجمہ) ’’اور جو اللہ کی راہ میں ہجرت کرے تو وہ زمین میں (دشمن) کو نامراد کرنے کے بہت سے مواقع اور فراخی پائے گا اور جو اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرتے ہوئے نکلتا ہے پھر (اس حالت میں) اسے موت آ جاتی ہے تو اس کا اجر اللہ پر فرض ہو گیا ہے اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔‘‘ پھر اسی سورۃ کی آیت 98 میں ذکر ہے۔ کہ کیا اللہ کی زمین وسیع نہیں تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے۔

اللہ تعالیٰ کی خاطر ہجرت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

’’حدیث میں آیا ہے کہ ہجرتیں کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ کوئی انسان بیوی کی خاطر ہجرت کرتا ہے کوئی مال کی خاطر، کوئی خدا کی خاطر فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو صرف خدا تعالیٰ کی خاطر ہجرت کر رہے ہیں۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 169)

پھر فرماتے ہیں۔

’’اسی طرح اللہ تعالیٰ کی خاطر تکلیف اٹھا کر ہجرت کرنا ایک بڑی نیکی ہے۔ مگر اس حالت میں جبکہ سب سامان لٹ جائے اور وطن تک چھوڑنا پڑے۔ دل کو اس یقین سے پُر رکھنا کہ ہم تباہ نہیں ہو سکتے اللہ تعالیٰ ضرور ہماری مدد کرے گا اس سے بھی بڑی نیکی ہے۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 171)

نیز فرمایا: ’’مگر اس سے پہلے یا اس کے بعد جدھر بھی مسلمانوں نے ہجرت کی وہ جگہ ان کے لئے بہتر ہو گئی۔ اگر ہجرت کے آخری انجام کو دیکھا جائے تو اس ہجرت کے نتیجہ میں معمولی تاجر اور اونٹ پالنے والے دنیا کے بادشاہ بن گئے۔

(تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 170)

اقوامِ عالم کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ کامیابیاں ہجرتوں کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہیں۔ خصوصاً مذاہب عالم کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں کامیابیاں ہجرت کے بعد یا یوں کہیں کہ ہجرت کے نتیجہ میں نصیب ہوئیں۔ مثل مشہور ہے کہ نبی کو وطن میں عزت نہیں ملتی۔ وحدانیت کے علمبردار مذاہب یہودیت، عیسائیت اور اسلام کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ ہجرتیں ہی ان مذاہب کی کامیابیوں کا باعث بنیں۔

طوفانِ نوحؑ

قرآن مجید میں حضرت نوحؑ کا ذکر متعدد سورتوں میں آیا ہے۔ سورۃ الاعراف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’یقیناً ہم نے نوح کو بھی اس کی قوم کی طرف بھیجا تھا۔ پس اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں......۔‘‘ (سورۃ الاعراف:30)

’’پس انہوں نے اسے جھٹلا دیا اور ہم نے اسے اور ان کو جو کشتی میں اس کے ساتھ تھے نجات بخشی اور انہیں غرق کر دیا جنہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا تھا۔‘‘ (سورۃ الاعراف:65)

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو دعوت الی اللہ کی اور انہیں ایک خدا کی عبادت کرنے کی طرف بلایا لیکن قوم نے ان کو جھٹلا دیا اور ان کے شدید مخالف ہو گئے اور انہیں اور ان کے ماننے والوں کو اذیتیں دینے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں بذریعہ طوفان عذاب میں مبتلا کیا اور حضرت نوح اور ان کے ماننے والوں کو بذریعہ کشتی طوفان سے بچایا۔ گویا یہ بھی ایک قسم کی ہجرت ہی تھی۔ تورات کے مطابق طوفان نوح 40 دن تک رہا اور بالآخر نوح کی کشتی کوہ ارارات (Ararat) پر آ کر رک گئی۔ قرآن مجید سورۃ ’’ہود‘‘ آیت 45 میں اس مقام کو ’’الجودی‘‘ کے نام سے ذکر کیا گیا ہے۔

توریت میں حضرت نوح کے تین بیٹوں کا ذکر ہے۔ جن کے ذریعہ اور پھر ان کی اولاد نے دنیا میں پھیل کر ریاستوں اور زبانوں کو جنم دیا اور دنیا میں پھیل گئے۔ گویا حضرت نوح علیہ السلام نے بذریعہ کشتی ہجرت کی اور دشمنوں اور اللہ کے مغضوب سے نجات پائی اور کامیابیوں سے ہمکنار ہوئے۔

حضرت ابراہیمؑ کی ہجرت

حضرت مصلح موعود تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں۔

’’حضرت ابراہیمؑ اُور میں رہتے تھے جو عراق کے علاقہ میں تھا۔ وہاں سے آپ حاران کی طرف جو بالائی عراق میں واقعہ ہے تشریف لے گئے۔ وہاں سے کنعان کی طرف خدا تعالیٰ کے حکم سے آپ نے ہجرت کی اور یہ زمین آئندہ ان کی اولاد کے لئے مقرر کر دی گئی۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد 5 صفحہ 532)

نیز ایک دوسری جگہ فرمایا:

’’حضرت ابراہیمؑ عراق کے رہنے والے تھے جو عرب کا ہی ایک حصہ ہے۔ پھر آپ عراق سے ہجرت کر کے کنعان چلے گئے اور وہاں سے ان کی قوم آگے مصر کو نکل گئی مگر آپ کنعان ہی میں رہے۔ حضرت ابراہیمؑ جب کنعان میں رہتے تھے تو ان کا ایک بیٹا جس کا نام اسمٰعیلؑ تھا بچپن میں الٰہی حکم کے تحت مکہ پہنچا دیا گیا۔ ان کا دوسرا بیٹا اسحٰقؑ تھا جو ان کے ساتھ رہا۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد 5 صفحہ 245)

قرآن مجید میں حضرت ابراہیمؑ کا نام 69 مرتبہ آیا ہے اور چودہویں سورۃ کا نام ابراہیمؑ ہے۔ آپ قریباً 2000 قبل مسیح اُور عراق میں پیدا ہوئے۔ وہاں سے ہجرت کر کے پہلے حاران میں آ بسے۔ پھر وہاں سے مع اپنے بھتیجے لوط سمیت ہجرت کر کے ملک شام کنعان میں آئے اور وہاں سے بیت المقدس میں آ کر آباد ہوئے اور یہاں سے عرب اور مصر بھی تشریف لے گئے۔ بعض روایات کے مطابق آپ کا زمانہ 2100 قبل مسیح ظہور خیال کیا جاتا ہے اور یہ کہ وہ بمقام اُر (UR) میں پیدا ہوئے۔ وہاں ہی دعویٰ نبوت کیا اور مخالفت کی بنا پر وہاں سے حاران اور پھر کنعان چلے گئے۔ وہاں سے مکہ شریف پہنچے۔ آپ کا ذکر قرآن مجید کی متعدد آیات میں ملتا ہے کہ آپ نے اپنے بیٹے اسمٰعیلؑ کے ساتھ مل کر تعمیر کعبہ کیا۔ آپ کے بیٹے حضرت اسمٰعیل کی اولاد عرب میں آباد ہے اور دوسرے بیٹے حضرت اسحٰقؑ سے بنی اسرائیل اور دوسرے قبائل ہوئے جو شام میں رہے۔ روایات کے مطابق شام ہی میں آپ کی وفات ہوئی اور ان کی قبر شام ہی میں بتائی جاتی ہے۔ تاہم یہاں تاریخی واقعات کا ذکر مقصود نہیں۔ اصل مقصد تو یہ بیان کرنا ہے کہ کامیابیاں ہمیشہ سے ہجرتوں کے ذریعہ سے ہی حاصل ہوتی رہی ہیں۔

بنی اسرائیل کی ہجرت

’’اے بنی اسرائیل! اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی اور میرے عہد کو پورا کرو، میں بھی تمہارے عہد کو پورا کروں گا اور بس مجھ ہی سے ڈرو۔‘‘ (البقرہ:41)

قرآن مجید میں بنی اسرائیل کا ذکر 49 مرتبہ آیا ہے۔ روایات کے مطابق حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔ بنی اسرائیل نے فلسطین سے قریباً 1250 قبل مسیح میں مصر ہجرت کی اور وہاں حضرت یوسف علیہ السلام کے ذریعہ ترقیات حاصل کیں اور اس قدر طاقتور تصور کئے جانے لگے کہ قوم مصر یا قوم فرعون کو خدشہ پیدا ہوا کہ بنی اسرائیل کہیں حکومت پر قابض نہ ہو جائیں۔ لہٰذا مصر کے رہنے والوں نے ان پر مظالم شروع کر دیئے۔ ان مظالم کی طویل داستان ہے جن کا ذکر قرآن اور تواریخ کی کتب میں مذکور ہے۔

مصر سے ہجرت

مصر میں قوم فرعون کے انتہائی اور انسان سوز مظالم سے تنگ آ کر بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رہنمائی میں وہاں سے ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے۔ حضرت مصلح موعود تفسیر کبیر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

’’حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر میں پیدا ہوئے۔ وہاں سے مدین گئے۔ وہاں شادی کی دس سال تک وہاں رہے اور پھر مصر لوٹے۔ مصر سے بنی اسرائیل کو لے کر فلسطین ہجرت کی۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد 5 صفحہ 409)

بنی اسرائیل کے مصر میں قیام کے بارے مختلف روایات ہیں تاہم ان کا قیام قریباً 500 سال مصر میں رہا۔ لیکن اتنے طویل عرصہ کے قیام کے باوجود انہوں نے اپنی انفرادیت قائم رکھی اور مصری معاشرے میں پوری طرح جذب نہ ہو سکے۔ مصر سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں واپس فلسطین ہجرت کی۔ قرآن مجید میں حضرت موسیٰ کا ذکر نام کے ساتھ سب انبیاء سے زیادہ 136 مرتبہ آیا ہے۔ بنی اسرائیل حضرت موسیٰؑ کی قیادت میں ہجرت کے دوران کافی عرصہ بیابانوں میں محوِ سفر رہے۔ بالآخر فلسطین میں اپنی حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہوئے۔ ہجرت کے نتیجہ میں بنی اسرائیل کی کامیابی کی داستاں طویل ہے۔ جس کا تذکرہ کرنا یہاں مقصود نہیں بلکہ صرف یہ ذکر کرنا مقصود ہے کہ کامیابیاں ہجرت کے نتیجہ میں ہی حاصل ہوتی رہی ہیں۔

حضرت خاتم النبیین ﷺ کی ہجرت

ہوا جو مکہ میں نور پیدا اسی کو مکہ نے دور پھینکا
کبھی ملی ہے نبی کو عزت بتا تو اے معترض وطن میں

(کلام محمود)

واقعہ اصحاب الفیل کے 25 یا 50 روز بعد 12 ربیع الاوّل مطابق 20 راگست 570ء یا ایک جدید اور غالباً صحیح تحقیق کی رو سے 9 ربیع الاول مطابق 20 ر اپریل 571ء بروز پیر بوقت صبح آنحضرت ﷺ کی ولادت ہوئی۔‘‘

(سیرۃ خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد)

’’آنحضرت ﷺ کی عمر چالیس سال کی تھی اور طبیعت نبوت و رسالت کی پختگی کو پہنچ چکی تھی۔ رمضان کا مبارک مہینہ تھا اور اس کے آخری عشرہ کے ایام تھے اور پیر کا دن تھا۔ آنحضرت ﷺ حسب

معمول غارِ حرا میں عبادتِ الٰہی میں مصروف تھے کہ آپؐ کے سامنے ایک غیر مانوس ہستی نمودار ہوئی۔ اس ربانی رسول نے جو خدائی فرشتہ جبرائیل تھا آپؐ سے مخاطب ہو کر کہا۔ ''اقرأ'' پڑھ۔ یعنی منہ سے بول یا لوگوں تک پہنچا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ ''مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ'' میں تو نہیں پڑھ سکتا۔ فرشتہ نے یہ جواب سنا تو آنحضرت ﷺ کو پکڑا اور اپنے سینے سے لگا کر بھینچا اور پھر چھوڑ کر کہا اِقْرَأ مگر آنحضرتؐ کی طرف سے پھر وہی جواب تھا۔''

فرشتہ نے تین مرتبہ ایسے ہی کہا اور پھر سورۃ علق کی ابتدائی آیات اس وقت نازل ہوئیں۔ اس طرح غارِ حرا میں آپؐ کو نبوت عطا ہوئی اور مکہ مکرمہ میں آپؐ نے اسلام کی تبلیغ کا آغاز فرمایا اور مخالفت کا دور شروع ہو گیا۔

مسلمانوں کی ہجرت حبشہ

مکہ میں مسلمانوں کی شدید مخالفت کی بنا پر آنحضرتؐ نے بعض افراد کو حبشہ ہجرت کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ ماہ رجب 5 نبوی میں جن افراد نے ہجرت کی ان میں گیارہ مرد اور چار عورتیں تھیں۔ لیکن ایک افواہ کی بنا پر کہ مکہ کے قریش مسلمان ہو گئے ہیں۔ چندان میں سے واپس لوٹ آئے۔ چونکہ یہ افواہ غلط تھی اس لئے واپس آنے والوں میں سے کچھ واپس حبشہ لوٹ گئے اور بعد ازاں اور بہت سے مسلمان مکہ والوں سے تنگ ہونے کی وجہ سے حبشہ ہجرت کرتے رہے اور ان مہاجروں کی تعداد ایک سو تک ہو گئی۔ اس ہجرت کو بعض مؤرخین ہجرت حبشہ ثانیہ سے موسوم کرتے ہیں۔

ہجرت مدینہ

ہجرت کے سفر کا آغاز بعض محققین کے نزدیک 4 ربیع الاول 14 نبوی مطابق 12 ستمبر 622ء کو ہوا اور آٹھ روز کے سفر کے بعد 12 ربیع الاول 14 نبوی مطابق 20 ستمبر 622ء کو آپ مدینہ پہنچے۔ نبوت ملنے کے بعد تیرہ سال تک آپؐ مکہ مکرمہ میں رہے اور حکم خداوندی سے اسلام کی دعوت وتبلیغ کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ جس کے نتیجہ میں اچھی خاصی تعداد دائرہ اسلام میں داخل ہوتی رہی اور یہ وہ اصحاب تھے جن کے ذریعے اسلام کی جڑیں مضبوط ہوئیں۔

آپؐ کو مدینہ منورہ تشریف لائے قریباً دو سال ہوئے تھے کہ کفار اور مشرکین حملہ آور ہوئے اور جنگ بدر ہوئی جس میں کفار کو شکست ہوئی اور ان کے بڑے بڑے سردار لقمہ اجل ہوئے۔ اس کے بعد مسلسل آپ کے دس سالہ قیام مدینہ کے دوران دشمن حملہ آور ہوتا رہا اور برابر شکستوں سے دوچار ہوتا رہا۔ ان حملوں اور لڑائیوں کی تعداد کم وبیش 35 بیان کی جاتی ہے۔ ان لڑائیوں کا تذکرہ اسلام کی تاریخ میں بکثرت موجود ہے۔ جس کے ذکر کا یہ موقعہ نہیں کیونکہ اس مضمون میں یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ قریباً تمام انبیاء کو پیغام حق پہنچانے میں ہجرتیں کرنی پڑیں۔ حتیٰ کہ خاتم النبیینؐ کو بھی ہجرت کے بعد کامیابی نصیب ہوئی۔ جو یقیناً لاثانی ہے۔ کیونکہ آپؐ کے دس سال کے مختصر عرصہ میں ہجرت کے بعد قریباً سارے عرب میں اسلام کی ترویج ہوئی۔ بلکہ عرب کے جزیرہ کے علاوہ فلسطین، ایران، روم و عراق تک بھی اسلام کا پیغام پہنچنا شروع ہو گیا۔

وصال

آنحضرت ﷺ مدینہ منورہ میں دس سال تک رہے اور ان دس سالوں میں اسلام کی ترویج اللہ تعالیٰ کے فضل سے عروج کی انتہا تک پہنچی اور پیغام الٰہی دور دراز تک پھیلا اور پھر مشیت ایزدی سے آپؐ کا وصال بروز پیر 11 ہجری میں بعمر 63 سال ہوا۔

بہرکیف اس مختصر عرصہ میں ہی اسلام کی غیر معمولی ترقی ہوئی۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ کامیابیاں ہجرتوں کے نتیجہ میں ہی زیادہ تر عمل میں آتی رہی ہیں۔

کامیابیاں ہجرتوں سے وابستہ ہونے کے ذکر میں مختصراً کچھ انبیاء علیہم السلام کے وطنوں سے بے وطن ہونے اور پھر نمایاں کامیابیاں حاصل ہونے کا حال بیان ہوا ہے۔

خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت احمدیہ بھی اس قدرتی نظام سے باہر نہیں رہی۔ ترقی کی منازل سرعت سے طے کرنے کے لئے اسے بھی ہجرت کرنی پڑی۔ برصغیر کی تقسیم کی بنا پر پاکستان کے قیام پر جماعت کو 1947ء میں ہجرت کرنی پڑی اور پاکستان میں ربوہ نام کی بستی کے قیام کا موقعہ میسر آیا اور جماعت ترقی کی منازل طے کرنے لگی لیکن نئی بستی کے قیام اور ترقی کو دیکھ کر دشمن نے نئی انگڑائی لینی شروع کی اور اپنے وطن میں جماعت پر قسما قسم کی پابندیاں لگنی شروع ہو گئیں۔ حتیٰ کہ نماز کی ادائیگی کے لئے نداء دینا بھی جرم قرار پایا تو امام جماعت حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع کو ربوہ پاکستان سے 1984ء میں ہجرت کرنی پڑی اور آپ ہجرت کر کے لندن انگلینڈ چلے گئے اور وہاں جماعت کا مرکز قائم کیا۔ اس ہجرت کے نتیجہ میں جیسا کہ قدرت کا قانون ہے جماعت کو مسلسل کامیابیوں پر کامیابیاں نصیب ہونے لگیں۔

ہجرت کے چند سال بعد ایم ٹی اے کا قیام عمل میں آیا اور اس کے ذریعہ احمدیت کا پیغام ساری دنیا میں پہنچنے لگ گیا اور اب دنیا کے اکثر ممالک میں جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور جن ممالک میں ابھی تک باقاعدہ جماعتیں قائم نہیں ہوئیں اس میں بھی بڑی سرعت کے ساتھ ایم ٹی اے کے ذریعہ پیغام پہنچنے پر قائم ہوتی جا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب جماعت دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ احمدیت کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے مربیان تیار کرنے کا پہلے قادیان اور پھر ربوہ صرف ایک ادارہ جامعہ احمدیہ ہی تھا لیکن لندن ہجرت کے بعد کینیڈا، جرمنی، غانا اور افریقہ کے بعض دوسرے ملکوں میں بھی مربیان اور معلمین تیار کرنے کے لئے جامعات قائم ہو چکے ہیں اور قائم ہو رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ کا مرکز لندن میں قائم ہونے کی وجہ سے اور احمدیوں کو اپنے ملک میں تحفظ نہ ہونے کی وجہ سے لاتعداد احمدی ہجرت کر کے دنیا کے مختلف ممالک میں چلے گئے ہیں اور پردیسی ہونے کی وجہ سے وطن کی یاد ان کو ہر آن بے چین رکھتی ہے۔ مگر انہیں اس حقیقت کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ ترقی ہجرتوں کی ہمیشہ سے مرہون منت رہی ہے۔ حتیٰ کہ انبیاء کو بھی ترقی کی منازل طے کرنے کے لئے ہجرتیں کرنی پڑیں۔

مکرم مرزا جواد احمد صاحب

پہرہ اور حفاظتی اقدامات سے غافل نہ ہوں

موجودہ ملکی حالات کے پیش نظر ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر بھی اپنے اردگرد کے ماحول پر نظر رکھیں اور اپنی حفاظت کے مناسب سامان کریں۔ خاص طور پر ذیلی تنظیموں کی طرف سے ڈیوٹیز اور حفاظتی اقدامات کو سمجھتے ہوئے ان کو بھرپور تعاون فراہم کریں۔

نیز یہ بھی مدنظر رہے کہ پہرہ جات، ڈیوٹیز یا حفاظتی اقدامات صرف آج ہی کی ضرورت نہ ہیں بلکہ آغاز سے اس کی طرف خاص توجہ دی جاتی رہی ہے اور اسی طرح ہماری جماعت میں بھی اس طریق پر عمل جاری رکھا گیا ہے۔ چنانچہ خاکسار دینی تعلیمات کے تناظر میں پہرہ جات اور حفاظتی انتظامات کی اہمیت پر روشنی ڈالے گا۔

قرآنی تعلیمات

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ترجمہ: اے ایماندارو! صبر سے کام لو اور (دشمن سے بڑھ کر) صبر دکھاؤ اور سرحدوں کی نگرانی رکھو اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ (آل عمران:201)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اس آیت کے فٹ نوٹ میں فرماتے ہیں کہ یہاں سرحدوں کی نگرانی سے مراد چھاؤنیاں بنانا ہے۔

پھر ایک اہم امر ڈیوٹیز کے حوالہ سے یہ ہے کہ اطاعت کی جائے اس بارہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

اے ایماندارو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے فرمانرواؤں کی بھی اطاعت کرو۔

(النساء: 60)

یعنی جو نگران بنایا جائے اس کی اطاعت ہر صورت لازم ہے۔

اور اطاعت بھی کیسی فرمایا:

اعلیٰ ایمان والے مومن کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور فوراً اطاعت کی۔

(البقرۃ:286)

پھر پہرہ اور ڈیوٹی کی حسب استطاعت تیاری کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اور تم ان (لڑنے والوں) کے لئے جس حد تک ممکن ہو، اپنی طاقتیں جمع کرو (ملکی انتظام کے ذریعہ سے بھی) اور سرحدوں پر چھاؤنیاں بنانے کے ذریعہ سے بھی ان (چھاؤنیوں) کے ذریعہ تم اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو ڈراتے ہو اور ان کے سوا اور (دشمنوں) کو بھی جو ان (سرحدی دشمنوں) کے پرے ہیں۔ تم ان کو نہیں جانتے لیکن اللہ ان کو جانتا ہے۔ (الانفال:61)

پھر فرمایا کہ حفاظت کا سامان ہر وقت رکھو اور ہوشیار رہو۔

اے ایماندارو! اپنے بچاؤ (کے سامان ہر وقت) تیار رکھو اور (خواہ) چھوٹی جماعتوں میں (گھروں سے) نکلو یا بڑی جماعتوں میں نکلو (ہمیشہ حفاظت کے سامان پاس رکھا کرو)۔

(النساء: 72)

پھر ڈیوٹی کے لئے کھڑے ہونیوالوں کو مکمل تیاری اور چستی سے کھڑا ہونا چاہئے اور مقابلہ کی صورت میں مکمل دلیری اور بہادری سے مقابلہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

پس اگر تو لڑائی میں ان پر قابو پالے تو ان کے ذریعہ سے جو ان کے پیچھے (اور لشکر) ہیں ان کو بھی بھگا دے تا کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

(الانفال:58)

پھر ڈیوٹی دینے والے کیسے ہوں؟ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

میں شہادت کے طور پر ان جماعتوں کو پیش کرتا ہوں جو گھوڑوں پر چڑھ کر اس طرح بے تحاشا دوڑتی ہیں کہ ان کے گھوڑوں کے منہ سے آوازیں نکلنے لگ جاتی ہیں۔ نیز ان گھوڑ سواروں کو جن کے مرکب چوٹ مار کر چنگاریاں نکالتے ہیں۔ پھر صبح ہی صبح حملہ کرنے والوں کو۔ جس کے نتیجہ میں اس (صبح کے وقت) میں غبار اڑاتے ہیں۔

(العادیات:2 تا 5)

یعنی سستی اور کاہلی کا اظہار نہ ہو بلکہ برق رفتار گھوڑوں کی طرح ہوں۔

پھر ڈیوٹی اور پہرہ جذبہ کے ساتھ دینا ہر کسی پر فرض ہے۔

اور نہ ان لوگوں پر (کوئی الزام ہے) جو تیرے پاس اس وقت آئے جب جنگ کا اعلان کیا گیا تھا۔

اس لئے کہ تو ان کو کوئی سواری مہیا کر دے۔ تو تو نے جواب دیا کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے جس پر تمہیں سوار کراؤں اور (یہ جواب سن کر) وہ چلے گئے اور (اس) غم سے ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے کہ افسوس ان کے پاس کچھ نہیں جسے (خدا کی راہ میں) خرچ کریں۔ (التوبہ:92)

یعنی صحابہ کا اس قدر اعلیٰ نمونہ تھا کہ قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے والے زیادہ تھے مگر بعض اوقات سواریاں یا وسائل کم ہونے کی وجہ سے غمزدہ ہو جاتے۔ لیکن پکڑ ان پر ہے جو جانتے بوجھتے ہوئے سستی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

الزام صرف ان لوگوں پر ہے جو اس حالت میں اجازت مانگتے ہیں کہ وہ مالدار ہوتے ہیں۔ وہ پیچھے بیٹھ رہنے والے قبائل کے ساتھ (بیٹھ رہنے پر) راضی ہو گئے اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی۔ مگر وہ (ایسے ہیں کہ) سمجھتے ہی نہیں۔ (التوبہ:93)

احادیث میں پہرہ اور ڈیوٹی کا ذکر

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ہجرت مدینہ کے بعد جبکہ ہر وقت مشرکین مکہ کے حملہ کا خطرہ رہتا تھا، رسول اللہؐ ایک رات بالکل سو نہ پائے۔ تو دوسری رات رسول اللہؐ نے فرمایا کیا ہی اچھا ہو اگر میرے ساتھیوں میں سے کوئی نیک شخص آج رات میرا پہرہ دے۔ اتنے میں ہم نے ہتھیار کی آواز سنی۔ آپ نے پوچھا: کون ہے؟ انہوں نے کہا: سعد بن ابی وقاص ہوں۔ میں آپ ﷺ کا پہرہ دینے کے لئے آیا ہوں۔ اس پر نبی کریمؐ اطمینان سے سو گئے۔

(بخاری بَابُ الْحِرَاسَةِ فِي الْغَزْوِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)

اس حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جماعت کے بزرگان و عہدیداران کی حفاظت کی ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے۔

پھر احادیث میں پہرہ دینے کی فضیلت کا بھی ذکر ملتا ہے:

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول پاکؐ نے فرمایا! ''دو آنکھوں کو (جہنم کی) آگ نہیں چھوئے گی۔ پہلی وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے آنسو بہائے اور دوسری وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرہ دے۔

(جامع الترمذی بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْحَرَسِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں لیلۃ القدر سے افضل رات کے بارے نہ بتاؤں؟ ایسا پہرہ دار جو پُرخطر مقام پر پہرہ دے اور جانتا ہو کہ شائد وہ بھی اپنے گھر والوں سے دوبارہ نہ مل سکے گا۔

(مستدرك امام حاكم كِتَابُ الْجِهَادِ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ امر زیادہ محبوب ہے کہ میں خطرے کے وقت اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات بھر جاگوں بہ نسبت اس کے کہ میں 100 اونٹ صدقہ کروں۔

(الجهاد از ابن مبارك المتوفى 181ه)

موسم کی شدت پہرہ اور ڈیوٹی میں حائل نہ ہو اور پہرہ دینے والوں اور ڈیوٹیز کرنے والوں کے شامل حال امام وقت کی خاص دعائیں ہوتی ہیں:

حضرت ابو ریحانہؓ سے روایت ہے کہ ہم نے ایک غزوہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ ایک رات ایک بلند ٹیلہ پر گزاری اس رات موسم شدید سرد تھا۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ ہمارے بعض ساتھی سردی سے بچنے کے لیے زمین میں گڑھا کھود کر اس میں داخل ہوئے اور اوپر ڈھال رکھ لی۔ رسول اللہؐ نے جب یہ صورتحال دیکھی تو فرمایا آج رات جو پہرہ دے گا میں اس کے لئے دعا کروں گا کہ اللہ اس پر فضل فرمائے۔ تو انصار میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا قریب آؤ۔ وہ قریب آئے تو پوچھا تمہارا نام کیا ہے اس نے اپنا نام بتایا رسول اللہؐ نے اس کے حق میں لمبی دعا کی۔ ابو ریحانہ کہتے ہیں کہ جب میں نے وہ دعا سنی جو رسول اللہؐ نے اس کیلئے کی تو میں نے عرض کیا حضور میں بھی خود کو ڈیوٹی کیلئے پیش کرتا ہوں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا قریب آؤ۔ میں قریب ہوا تو فرمایا تمہارا نام کیا ہے میں نے بتایا ابو ریحانہ۔ تو رسول اللہؐ نے میرے لئے دعا کی جو انصاری صحابی کے لئے کی گئی دعا سے مختلف تھی۔ پھر رسول اللہؐ نے فرمایا: آگ اس آنکھ پر حرام کر دی گئی ہے جو اللہ کے خوف سے روئی اور اس آنکھ پر بھی حرام کر دی گئی ہے جو اللہ کی راہ میں رات بھر جاگی۔

(سنن أبي داؤد كتاب الجهاد بَابٌ فِي فَضْلِ الْحَرَسِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالَىٰ)

ایک واقعہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے بیان فرماتے ہیں۔

''(غزوہ خندق میں کفار) میدان جنگ سے بھاگ رہے تھے آنحضرتؐ نے اپنے اردگرد کے صحابہ کو مخاطب فرما کر آواز دی کہ تم میں سے کوئی ہے جو اس وقت جائے اور لشکر کفار کا حال معلوم کرے۔ لیکن صحابہ روایت کرتے ہیں کہ اس وقت سردی کی اس قدر شدت تھی اور پھر خوف اور تھکان اور بھوک کا یہ عالم تھا کہ ہم میں سے کوئی شخص اپنے اندر یہ طاقت نہیں پاتا تھا کہ جواب میں کچھ عرض کر سکے یا اپنی جگہ سے حرکت کرے۔ آخر آنحضرتؐ نے خود نام لے کر حذیفہ بن یمان کو بلایا۔ جس پر وہ سردی سے ٹھٹھرتے ہوئے اٹھے اور آنحضرتؐ کے سامنے آکر کھڑے ہو گئے۔ آپ نے کمال شفقت سے ان کے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے دعائے خیر فرمائی اور فرمایا تم بالکل ڈرو نہیں اور اطمینان رکھو انشاء اللہ تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔ بس تم چپکے چپکے کفار کے کیمپ میں چلے جاؤ اور کسی سے کوئی چھیڑ چھاڑ نہ کرو اور نہ اپنے آپ کو ظاہر ہونے دو۔ حذیفہؓ کہتے ہیں کہ جب میں روانہ ہوا تو میں نے دیکھا کہ میرے بدن میں سردی کا نام و نشان تک نہیں تھا بلکہ میں نے یوں محسوس کیا کہ گویا ایک گرم حمام میں سے گزر رہا ہوں اور میری گھبراہٹ بالکل جاتی رہی۔ اس وقت رات کی تاریکی پورے طور پر اپنی حکومت جمائے ہوئے تھی۔ میں بالکل نڈر ہو کر چپکے چپکے کفار کے اندر پہنچ گیا اس کے بعد میں واپس چلا آیا۔ جب میں اپنے کیمپ میں پہنچا۔ اس وقت آنحضرتؐ نماز پڑھ رہے تھے میں نے آپ کے فارغ ہونے تک انتظار کیا اور پھر آپ کو سارے واقعہ کی اطلاع دی جس پر آپ نے خدا کا شکر ادا کیا اور فرمایا کہ یہ ہماری کسی کوشش یا طاقت کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ محض خدا کے فضل کی وجہ سے ہے جس نے اپنے دم سے احزاب کو پسپا کر دیا۔ اس کے بعد کفار کے فرار ہونے کی خبر فوراً سارے مسلمان کیمپ میں مشہور ہو گئی۔ غالباً اسی موقعہ پر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یعنی آئندہ ہم قریش کے خلاف نکلیں گے مگر انہیں ہمارے خلاف نکلنے کی ہمت نہیں ہو گی۔

(سیرت خاتم النبیین صفحہ 594)

اس واقعہ سے جہاں ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ حکم مان لینے میں ہی برکت ہوتی ہے اور یہ سمعنا و اطعنا کی اعلیٰ مثال ہے۔ دوسری طرف آج ہماری حالت بھی ایسی ہی ہے، بظاہر دشمن طاقتور اور قوی ہے مگر خدا کا فضل ہمارے شامل حال ہے۔

پہرہ کے متعلق عمومی ارشادات اور واقعات

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''فرماتا ہے کہ...... یعنی دینی دشمنوں کے لئے ہر ایک قسم کی تیاری جو کر سکتے ہو کرو اور اعلاء کلمہ (دین) کے لئے جو قوت لگا سکتے ہو لگاؤ۔ اب دیکھو کہ یہ آیت کریمہ کس قدر بلند آواز سے ہدایت فرما رہی ہے کہ جو تدبیریں خدمت (دین) کے لئے کارگر ہوں سب بجا لاؤ۔ اور تمام قوت اپنے فکر کی اپنے بازو کی اپنی مالی طاقت کی۔ اپنے احسن انتظام کی، اپنی تدبیر شائستہ کی اس راہ میں خرچ کرو تا تم فتح پاؤ۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 294)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

''مومن کا فرض ہے کہ ہوشیار رہے۔ اور اس میں رسول کریمؐ کی مثال ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ ایک دفعہ مدینہ کے باہر شور ہوا تو آپ معاً گھر سے نکلے اور کسی صحابی کا گھوڑا لے کر جو ایسی جگہ بندھا تھا جہاں با آسانی پہنچ سکتے تھے، اکیلے ہی اس شور کی وجہ معلوم کرنے کے لئے چلے گئے۔ ان دنوں خبر مشہور تھی کہ وہ عیسائی قبائل جو قیصر کے ماتحت تھے مدینہ پر حملہ کرنے والے ہیں۔ ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ شور سن کر اکٹھے ہوئے، بعض مسجد نبوی ﷺ میں جمع ہو گئے اور بعض نے ادھر ادھر باتیں کرنا شروع کر دیں اور سب اس انتظار میں تھے کہ رسول کریمؐ جس طرح ارشاد فرمائیں کیا جائے۔ اتنے میں ہم نے دیکھا کہ ایک سوار باہر سے آ رہا ہے اور پاس آنے پر معلوم ہوا کہ رسول کریمؐ ہیں۔ آپ نے فرمایا میں شور سن کر دیکھنے گیا تھا کہ کیا بات ہے مگر کوئی بات نہیں ہے، اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ ہوشیاری اور احتیاط میں دوسروں سے کس قدر بڑھے ہوئے تھے حالانکہ آپ سے زیادہ بہادر اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ پھر ان لوگوں کی تعریف کی جو مسجد میں جمع ہو گئے تھے اور فرمایا کہ ایسے مواقع پر جمع ہو جانا بہتر ہوتا ہے مومن کو ہمیشہ ہوشیار و چوکس رہنا چاہئے مگر ہوشیاری اور چیز ہے اور اضطراب اور۔ ہوشیاری سے مراد یہ ہے کہ ہم خبردار رہیں کہ دشمن کیا کرتا ہے لیکن اضطراب کے معنے یہ ہیں کہ ہم سمجھ نہیں سکتے کیا کرنا چاہئے۔ بیداری اس لئے ہوتی ہے کہ دیکھا جائے دشمن کیا کرتا ہے یا کیا کرنا چاہتا ہے۔ پھر عقل سے اس کا مقابلہ کرنا ہے، اس کے شر سے بچنے کے لئے مناسب طریق اختیار کرنا ہے۔''

(خطبات محمود جلد 15 ص 267)

اس واقعہ سے ہمیں یہ نصیحت حاصل ہوتی ہے کہ بوقت ضرورت فوراً تدبیر کی جائے اور قوم کا سردار یا نگران خود بھی مثالی ہو۔

آپ پھر فرماتے ہیں:

''ایک دفعہ مکہ کے قریب دشمن نے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ حضرت رسول کریمؐ مدینہ میں ایک خیمہ میں بیٹھے تھے کہ کھٹ کھٹ کی آواز آئی۔ آپ نے دریافت فرمایا کون ہے؟ تو اس شخص نے جواب دیا کہ میں فلاں شخص ہوں۔ آپ نے فرمایا کیا بات ہے؟ تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے خیال کیا کہ مکہ والوں نے مسلمانوں سے لڑائی شروع کر دی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ کفار مدینہ پر بھی حملہ کر دیں۔ میں یہاں حاضر ہوا ہوں تا آپؐ کی خدمت میں درخواست کروں کہ مدینہ کی حفاظت کے لئے میری قوم حاضر ہے۔ اب دیکھو مکہ میں لڑائی ہو رہی ہے لیکن صحابہؓ مدینہ میں پہرہ کا انتظام کرنے لگ جاتے ہیں۔''

(خطبات شوریٰ جلد سوم ص 562)

یعنی ملکی اور علاقائی صورتحال کے پیش نظر بھی اپنے علاقہ کے لئے پہرہ کا انتظام کرنا چاہئے۔

نیز صحابہ کرام کے چاق و چوبند رہنے کے بارہ میں فرماتے ہیں:

''صحابہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ رات دن جاگتے تھے باوجود اس کے کہ وہ سوتے بھی تھے مگر ان کی نیند بھی جاگنے کے ہی برابر معلوم ہوتی ہے۔ ہر صحابی کی خواہ وہ کہیں جا رہا ہو اور خواہ کچھ کر رہا ہو آنکھیں کھلی رہتی تھیں، کان کھڑے رہتے تھے، دل ہوشیار رہتا تھا اور حس تیز ہوتی تھی وہ ایسے بیدار لوگ تھے کہ رسول کریمؐ کا صیغہ خبر رسانی ان کی بیداری کی وجہ سے غیر معمولی طور پر مکمل نظر آتا ہے۔ باوجودیکہ آپ ﷺ نے کوئی جاسوس نہ رکھے ہوتے تھے مگر منافق کہتے تھے کہ ہو اذن۔ وہ تو کان ہی کان ہے

معلوم نہیں اتنی خبریں کہاں سے اسے پہنچ جاتی ہیں گویا وہ مجسم کان ہے اور اس میں کیا شبہ ہے کہ جس قوم کے افراد ہوشیار اور ذکی ہوں اس کے سردار کو کان بننا پڑے گا۔ جب ماتحت آنکھیں کھلی رکھیں تو سردار کو کان بننا پڑتا ہے۔“

(خطبات محمود جلد 13 ص 136)

پھر آپ معلومات اکٹھی کرنے کے بارہ میں ہی فرماتے ہیں:

”دشمن کے مقابلہ کے لئے پیشتر سے تیار رہنا چاہئے۔ جو شخص یہ انتظار کرتا ہے کہ دشمن جب گھر پر حملہ کرے گا تو اس کا مقابلہ کرلوں گا وہ بیوقوف ہے۔ اگر یہ معلوم ہوجائے کہ دشمن کیا ارادے کررہا ہے تو مقابلہ آسان ہوجاتا ہے۔ پس ہمارے احباب کا یہ بھی کام ہونا چاہئے کہ اپنے مذہبی اور سیاسی مخالفین کی خبر رکھیں کہ وہ ہمارے یا (دین) کے یا ملک کے امن وامان کے خلاف کیا مشورے کرتے ہیں کیا ارادے رکھتے ہیں اور ان کی کیا رائے ہے اور پھر یہ معلومات مجھ تک یا سلسلہ کے ذمہ دار کارکنوں تک پہنچائیں۔“

(خطبات محمود جلد 13 ص 137)

یعنی ہر خادم اور ماتحت کام کرنے والے کا فرض ہے کہ اپنے علاقہ کی ہر خبر خواہ چھوٹی ہو یا بڑی فوراً اپنے نگران یا دفتر تک پہنچائے۔

پھر آپ اپنے پہ ہونے والے حملہ کے بارہ میں فرماتے ہیں:

”حضرت نوح علیہ السلام کو بھی خدا تعالیٰ نے نعمتیں دیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ تم یہ نہ سمجھنا کہ میں تمہیں چیزیں بھی دوں گا اور پھر ان کی حفاظت بھی کروں گا۔ حفاظت تمہیں خود کرنی ہوگی۔ اگر تم نے سستی اور غفلت سے کام لیا تو میں نے تمہارا ہاتھ نہیں بٹانا۔ ہاں اگر تم کام کروگے اور پوری محنت سے کروگے اور اس کے بعد بھی کوئی کسر رہ جائے گی تو اس کو میں پورا کروں گا۔ مجھ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو بعض دوستوں نے لکھنا شروع کردیا کہ خلیفہ وقت کو نماز کے لئے (بیت) میں نہیں آنا چاہئے۔ اسی طرح ملاقات کا سلسلہ بھی بند کردینا چاہئے۔ میں نے کہا اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ خلیفہ وقت کو کسی منارہ پر باندھ دیا جائے اور جماعت اپنا فرض ادا نہ کرے۔ جب تک خلافت رہے گی خلیفہ (بیت) میں نماز پڑھانے ضرور جائے گا، وہ ملاقات کا سلسلہ بھی جاری رکھے گا، چاہے دشمن اس پر حملہ کرے یا نہ کرے۔ اسی طرح وہ اپنے فرائض بھی بجالائے گا آگے جماعت کے لوگوں کا فرض ہے کہ وہ دیکھیں کہ وہاں کوئی مشکوک آدمی تو موجود نہیں۔“

(خطبات شوریٰ جلد سوم ص 554)

مزید فرمایا:

”چوہدری عبداللہ خان صاحب نے مجھے بتایا کہ محراب کے سامنے جو لوگ بیٹھے تھے میں نے جب ان سے بعض باتیں دریافت کیں تو ان میں سے ایک نے کہا کہ وہ شخص مشکوک حالت میں تھا۔ وہ کمبل اوڑھے ہوئے تھا اور اس کا منہ کمبل سے ڈھکا ہوا تھا۔ جب وہ سجدہ میں گیا تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ کوئی چیز اس کی جیب سے گر رہی ہے لیکن اس شخص کو یہ احساس نہ ہوا کہ اسے احتیاطی تدبیر کرنی چاہئے۔ اس نے یہ خیال کیا کہ یہ صدر انجمن احمدیہ کا کام ہے مجھے اس کے کام میں دخل نہیں دینا چاہئے۔ قادیان میں ایک دفعہ اسی قسم کا واقعہ ہوا۔ میں دار الحمد میں تھا کہ میرے ایک لڑکے نے مجھے اطلاع دی کہ ایک نوجوان آیا ہے اور وہ آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے میں باہر آیا لیکن ابھی رستہ میں ہی تھا کہ باہر شور پڑ گیا۔ باہر آکر دریافت کرنے پر مجھے بتایا گیا کہ کوئی نوجوان تھا۔ اس کے پاس چھرا تھا اور وہ حملہ کی نیت سے یہاں آیا تھا۔ اب اسے پکڑ لیا گیا ہے مجھے عبدالاحد خان پٹھان نے بتایا کہ یہ نوجوان بچوں کے پاس کھڑا تھا اور ان سے کہہ رہا تھا کہ میں مرزا صاحب سے ملنا چاہتا ہوں۔ بات کرتے وقت اس نے اپنی ٹانگ کو حرکت دی اور یہ حرکت اس قسم کی تھی کہ جیسے پٹھان اس وقت کیا کرتے ہیں جب انہوں نے چھرا چھپایا ہوا ہو۔ میں نے اسے اس قسم کی حرکت کرتے دیکھا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور ٹٹولنے پر واقع میں اندر سے چھرا نکل آیا۔ لیکن یہاں وہ نوجوان آتا ہے (بیت) میں آکر بیٹھتا ہے، اس کی ظاہری حالت اسے مشکوک بتاتی ہے پھر جب نماز پڑھتا ہے تو اس کی جیب میں سے چاقو نیچے گر جاتا ہے اور وہ اسے اٹھا کر جیب میں دوبارہ ڈال لیتا ہے لیکن اسے کسی نے پکڑا نہیں۔“

(خطبات شوریٰ جلد سوم ص 561)

نیز فرمایا:

”ماحول اور حال کو مدنظر رکھنا چاہئے دشمنوں کی طرف سے چوکس رہو اور ساتھ ہی اپنا ایمان بھی مضبوط رکھو کہ تمہارا خدا تمہارے چاروں طرف ہے۔“

(خطبات محمود جلد 13 ص 277)

پھر ڈیوٹی کے حوالہ سے ایک اہم پہلو یہ ہے کہ کبھی اپنی ڈیوٹی کی جگہ نہ چھوڑی جائے۔ اس ضمن میں حضرت مصلح موعودؓ تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 363 میں فرماتے ہیں:

”پرانے زمانہ میں تمام بڑے بڑے بادشاہوں کا یہ دستور تھا کہ وہ خاص خاص مقاموں پر لڑنے کے لئے اور اپنے باڈی گارڈز کے طور پر اعلیٰ قبیلوں کے آدمیوں کو بھرتی کیا کرتے تھے...... نپولین کے محافظ دستہ کا ایک عجیب واقعہ مشہور ہے کہ جب واٹرلو کے میدان میں نپولین کی فوج کو شکست ہوئی تو اس کا محافظ دستہ میدان سے نہیں ہلا۔ لارڈ ولنگٹن کی فوج گولے پر گولے برسا رہی تھی اور وہ مرتے چلے جاتے تھے لیکن اپنی جگہ نہیں چھوڑتے تھے اس وقت نپولین کی فوج کا ایک جرنیل جو ایک خاص کام پر بھیجا گیا تھا واپس آیا اور اس نے جنرل کو جو اس خاص دستہ کا افسر تھا جاکر کہا کہ ہمارا گولہ بارود ختم ہوچکا ہے اور دشمن بڑھتا چلا آرہا ہے تم یہاں کیوں کھڑے ہو۔ پیچھے ہٹو تا کہ کسی طرح بادشاہ کی جان بچائی جاسکے اور جمع ہوکر دشمن پر حملہ کریں اس پر جنرل نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا اور نہایت سادگی سے کہا: ”مگر میں کیا کروں مجھے نپولین نے پیچھے ہٹنا نہیں سکھایا۔“

یہ معیار ہے ایک دنیاوی فوجی اور محافظ کا تو کیا ہم سب کا یہ فرض نہیں ہے کہ اپنی ڈیوٹی کی جگہ کو تب تک نہ چھوڑیں جب تک نگران خود واپس نہ بلالے۔

ڈیوٹی کے مقام کو نہ چھوڑنے میں یہی حکمت ہے کہ نقصان سے بچا جاسکتا ہے۔ اس ضمن میں حضرت مصلح موعودؓ تفسیر کبیر جلد نہم صفحہ 76 میں فرماتے ہیں:

”اس جنگ (یعنی غزوہ احد) میں ایک درہ ایسا تھا جہاں رسول کریمؐ نے اپنے بعض آدمی چن کر کھڑے کئے تھے اور انہیں حکم دیا تھا کہ جنگ کی خواہ کوئی حالت ہو تم نے اس درہ کو نہیں چھوڑنا۔ جب کفار کا لشکر منتشر ہوگیا تو انہوں نے غلطی سے اجتہاد کیا کہ اب یہاں ٹھہرنے کا کیا فائدہ ہے ہم بھی چلیں اور لڑائی میں کچھ حصہ لیں۔ ان کے سردار نے انہیں کہا بھی کہ رسول کریمؐ کا حکم ہے کہ ہم یہ درہ چھوڑ کر نہ جائیں مگر انہوں نے کہا رسول کریمؐ کا یہ مطلب تو نہ تھا کہ فتح ہوجائے تب بھی یہیں کھڑے رہو۔ آپ کے ارشاد کا تو یہ مطلب تھا کہ جب تک جنگ ہوتی رہے اس درہ کو نہ چھوڑنا۔ اب چونکہ فتح ہوچکی ہے دشمن بھاگ رہا ہے ہمیں بھی تو کچھ ثواب جہاد کا حاصل کرنا چاہئے۔ چنانچہ وہ درہ خالی ہوگیا۔ حضرت خالد بن ولید جو اس وقت تک ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے نوجوان تھے اور ان کی نگاہ بہت تیز تھی وہ جب اپنے لشکر سمیت بھاگے جارہے تھے انہوں نے اتفاقاً پیچھے کی طرف نظر ڈالی تو درہ کو خالی پایا یہ دیکھتے ہی وہ واپس لوٹے اور مسلمانوں کی پشت پر حملہ کردیا۔ مسلمانوں کے لئے یہ حملہ چونکہ بالکل غیر متوقع تھا اس لئے ان پر سخت گھبراہٹ طاری ہوگئی اور بوجہ بکھرے ہوئے ہونے کے دشمن کا مقابلہ نہ کرسکے۔ میدان پر کفار نے قبضہ کرلیا۔

پھر پہرہ کے مختلف اوقات اور ان کی اہمیت کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 394 میں فرماتے ہیں:

”میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس آیت (سورۃ النور آیت 59) کے مضمون کو محض گھریلو مضمون نہ سمجھا جاتا بلکہ یہ سمجھا جاتا کہ یہ آیت چونکہ خلافت کے ذکر کے بعد آئی ہے اس لئے اس میں کوئی قومی مضمون بیان ہوا ہے تو مسلمان اپنی کمزوری کے وقتوں میں اور زیادہ ہوشیار ہوجاتے۔ جیسا کہ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے آخری ایام میں اور کسی غیر کو خواہ وہ کتنا ہی بے ضرر نظر آتا اپنے نظام کے پاس تک نہ پھٹکنے دیتے۔ اگر وہ ایسا کرتے تو نہ حضرت عثمانؓ کی شہادت ہوتی اور نہ حضرت علیؓ کی۔ حضرت علیؓ کی شہادت صبح کی نماز کے وقت ہوئی تھی۔ اگر مسلمان اس آیت کے مضمون کے مطابق حضرت علیؓ کے گھر کا اس وقت پہرہ دے رہے ہوتے تو ایک فاسق خارجی کی کیا مجال تھی کہ آپ پر حملہ کرتا۔ اس نے مِن قبل صلوٰۃ الفجر کا وقت شاید اسی آیت سے نکالا ہو اور سمجھا ہو کہ خدا تعالیٰ نے اس وقت کو ننگا ہونے کا وقت قرار دیا ہے یعنی جب آدمی حفاظت سے محروم ہوتا ہے اس لئے بہتر ہے کہ اسی وقت حملہ کرو۔ اسی طرح دوپہر کا وقت حفاظتی نقطہ نگاہ سے بڑی بھاری اہمیت رکھتا ہے کیونکہ یہ وہ وقت ہوتا ہے جبکہ بالعموم لوگ غافل ہوجاتے ہیں اور حملہ آور ہمیشہ ایسے موقعوں کی تاک میں رہتے ہیں جبکہ لوگ غفلت کی نیند سو رہے ہوں۔ صحابہؓ سے ایک دفعہ دوپہر کے وقت اسی قسم کی غلطی ہوئی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حملہ آور تلوار لے کر رسول کریمؐ کے سر پر کھڑا ہوگیا اور اس نے چاہا کہ آپ کو قتل کردے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا فضل آپ کے شامل حال ہوا اور اس نے دشمن کو اپنے بد ارادہ میں ناکام کردیا۔ یہ واقعہ غزوہ ذات الرقاع سے واپسی کے وقت پیش آیا۔“

ان واقعات سے صاف واضح ہے کہ رات اور دوپہر کا پہرہ یعنی ایسے وقت کا پہرہ جب بالعموم غفلت چھائی ہو، زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیکیورٹی کی ڈیوٹیز اور ڈیوٹیز دینے والے خدام کے بارہ میں فرماتے ہیں۔

سیکیورٹی کا خاص طور پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے اور اعصاب کو قابو میں رکھنے کی بھی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر سیکیورٹی ڈیوٹی نہیں دی جاسکتی۔ پس خدام الاحمدیہ۔ سارا سال یہ سروے کرے کہ سارے ملک میں سے کون سے ایسے لڑکے ہیں جو مضبوط اعصاب والے بھی ہیں اور ہوش حواس قائم رکھنے والے ہیں تا کہ اگر ہنگامی صورت ہو اس میں کام بھی آسکیں اور آئندہ سال ایسے لوگوں کو لیا جائے۔

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 6 ستمبر 2013ء)

ہمارا اصل ہتھیار تو دعائیں، صدقات اور نوافل ہی ہیں۔ اس بارہ میں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”پس دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ اپنی نمازیں سنواریں۔ فرائض پورے کریں اور پھر نوافل کی طرف توجہ دیں۔ کیونکہ یہ دعائیں اور عبادتیں ہی ہیں جنہوں نے ہمارے مقاصد کے حصول میں ہماری مدد کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زبانیں تر رکھیں اور زبانیں تر رکھنے سے ہی ہماری فتوحات کے دروازے کھلنے ہیں۔ ان شاء اللہ۔“

(خطبات مسرور جلد ششم ص 64)

پھر آپ ڈیوٹیز کے حوالہ سے ہی فرماتے ہیں:

”سب سے بڑھ کر یہ بات یاد رکھیں، جیسا کہ میں نے شروع میں ہی کہہ دیا ہے کہ ہمارا اصل انحصار خدا تعالیٰ کی ذات پر ہے۔ اس لئے کوئی بھی لمحہ دعاؤں سے خالی نہ جانے دیں۔ ڈیوٹی کے دوران بھی دعائیں کرتے رہیں۔“

(خطبات مسرور جلد ششم ص 386)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

❁ مکرم منیر احمد بھٹی صاحب معلم سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے سفیر احمد واقف نو نے 5 سال 10 ماہ میں قرآن مجید کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 10 جنوری 2014ء کو بھون ضلع چکوال میں تقریب آمین کا پروگرام کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم امیر صاحب ضلع چکوال نے عزیزم سفیر احمد سے قرآن مجید کے کچھ حصے سنے اور دعا کروائی۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

نکاح

❁ مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب مینیجر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مورخہ 14 فروری 2014ء کو مکرمہ سدرہ غزالہ چوہدری صاحبہ بنت مکرم چوہدری سمیع اللہ وڑائچ صاحب امریکہ کے نکاح کا اعلان مکرم حافظ محمد ظفر اللہ چوہدری صاحب ابن مکرم چوہدری رضی اللہ وڑائچ صاحب کے ساتھ مبلغ دس ہزار یورو حق مہر پر کیا۔ دلہا اور دلہن مکرم چوہدری عطاء اللہ وڑائچ صاحب کے پوتا اور پوتی ہیں۔ نیز دلہن مکرم چوہدری نبی احمد صاحب وڑائچ چک 9 پنیار ضلع سرگودھا کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم جواد احمد صاحب مربی سلسلہ ریسرچ سیل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری چھوٹی ہمشیرہ محترمہ کنز الانوار صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری وحید عمران صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ٹیکسلا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 31 جنوری 2014ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام تاشف احمد عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب ٹیکسلا کا پوتا اور مکرم چوہدری محفوظ احمد عابد صاحب سیکرٹری تربیت نومبائعین دارالنصر غربی منعم کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خلافت کا اطاعت گزار اور خادم دین بنائے۔ آمین

نکاح

❁ مکرم محمد عاصم حلیم صاحب معلم وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم عطاء العلیم صاحب جرمنی کے نکاح کا اعلان مکرمہ حانیہ مبارک صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد شمس صاحب معلم وقف جدید کے ساتھ مورخہ 16 مارچ 2014ء کو بمقام پارک محلہ بیوت الحمد ربوہ محترم حافظ عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ ربوہ نے 7 ہزار یورو حق مہر پر کیا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ نکاح جانبین کیلئے خیر و برکت اور بہت سی خوشیوں کا موجب بنائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرمہ بشریٰ ناصر صاحبہ دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ قرۃ العین صاحبہ اہلیہ مکرم محمد کامران صاحب آف کینیڈا کو مورخہ 26 جنوری 2014ء کو شادی کے چار سال بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ بیٹے کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مونس کامران عطا فرمایا ہے اور ازراہ شفقت وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرمایا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر سے نوازے اور خادم دین بنائے۔ آمین

نکاح

❁ مکرمہ بشریٰ ناصر صاحبہ دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ سدرہ ارم صاحبہ بنت مکرم ناصر احمد چوہدری صاحب واقفہ نو کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم احمد لقمان صاحب ابن مکرم عبدالرحمٰن صاحب مقیم آسٹریلیا کے ساتھ مبلغ ساڑھے پانچ ہزار آسٹریلین ڈالرز حق مہر پر مورخہ 22 فروری 2014ء کو مغل بینکویٹ ہال فیکٹری ایریا ربوہ میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد نے کیا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم سید رضوان منظور صاحب
ترکہ مکرمہ سیدہ سعیدہ منظور صاحبہ)

❁ مکرم سید رضوان منظور صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسارہ کی والدہ محترمہ سیدہ سعیدہ منظور صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 24 بلاک نمبر 11 محلہ دارالنصر برقبہ 1 کنال 42 مربع فٹ میں سے 15 مرلہ 42 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ جملہ ورثاء میں سے مکرمہ سیدہ ثمینہ تجمل صاحبہ، مکرمہ سیدہ فرحانہ صاحبہ اور مکرمہ سیدہ منزہ سعدیہ صاحبہ اپنے حصہ سے تینوں بھائیوں کے حق میں دستبردار ہوگئی ہیں۔ جبکہ مکرم سید رضوان منظور صاحب اور مکرم سید زبیر منظور صاحب اپنے حصہ سے اپنے بھائی مکرم سید شاہد منظور صاحب کے حق میں دستبردار ہوگئے ہیں۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ سیدہ ثمینہ تجمل صاحبہ (بیٹی)
2۔ مکرم سید شاہد منظور صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم سید رضوان منظور صاحب (بیٹا)
4۔ مکرمہ سیدہ فرحانہ صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرمہ سیدہ منزہ سعدیہ صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرم سید زبیر منظور صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست دعا

❁ مکرم محمد اشفاق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع نواب شاہ تحریر کرتے ہیں۔

ایک بزرگ دوست مکرم چوہدری دل محمد گجر صاحب سابق صدر جماعت باندھی بعارضہ فالج و امراض قلب بیمار ہیں۔ گزشتہ دنوں طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بھی بغرض علاج داخل رہے کمزوری بہت ہوگئی ہے۔ اب مقامی طور پر ہی علاج جاری ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم آصف داؤد صاحب پچھلے اپریل میں دشمنان احمدیت کی گولیوں کا نشانہ بن گئے تھے۔ تاحال علاج جاری ہے۔ احباب سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نیز خاکسار کی خالہ صاحبہ والدہ مکرم ڈاکٹر خالد یوسف صاحب بیمار ہیں۔ بہت کمزور ہوگئی ہیں۔ احباب کرام سے ان کی کامل و عاجل شفا کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تبدیلی نام

❁ مکرمہ سیدہ ملیحہ قمر صاحبہ زوجہ مکرم سید عطاء الحی قمر صاحب دارالشکر شمالی ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ میں نے اپنا نام سیدہ ملیحہ مبشر سے تبدیل کر کے سیدہ ملیحہ قمر رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔ شکریہ

جلسہ سیرۃ النبیؐ

❁ مکرم برکت اللہ صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ جماعت احمدیہ 38 جنوبی ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ 38 جنوبی ضلع سرگودھا نے مورخہ 15 مارچ 2014ء کو جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار اور مکرم جاوید اقبال صاحب معلم سلسلہ نے سیرت النبیؐ کے موضوع پر تقاریر کیں۔ مکرم صدر صاحب نے دعا کروائی جلسہ کی کل حاضری 53 تھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضورؐ کے اسوہ حسنہ کو اپناتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق دے۔ آمین

داتا زید کا ضلع سیالکوٹ کے تربیتی پروگرام

❁ **اجلاس عام** مکرم محمد نور بھٹی صاحب معلم سلسلہ وقف جدید داتا زید کا ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 9 فروری 2014ء کو بعد از نماز مغرب و عشاء بیت الذکر میں اجلاس عام منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد قرآن کریم کے متعلق مکرم منور احمد چیمہ صاحب زعیم انصار اللہ داتا زید کا، مکرم رضوان مبشر صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن نے تقاریر کیں اور مکرم طاہر احمد باجوہ صاحب امیر حلقہ نے دعا کروائی۔ کل حاضری 74 رہی۔

❁ **جلسہ یوم والدین** مورخہ 16 فروری 2014ء کو بعد از نماز مغرب و عشاء بیت الذکر میں جلسہ یوم والدین منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے بچوں کی تربیت اور والدین کا کردار کے موضوع پر تقریر کی بعدہٗ علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال کو امیر صاحب حلقہ نے انعامات سے نوازا اور دعا کروائی۔ حاضری 65 رہی۔

❁ **جلسہ یوم مصلح موعود:** 19 فروری 2014ء کو بعد نماز مغرب و عشاء بیت الذکر میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد پیشگوئی مصلح موعود کے موضوع پر مکرم بشارت احمد اشرف صاحب مربی سلسلہ گھٹیالیاں پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور آپ کے علمی کارنامے کے موضوع پر مکرم نعیم الرشید صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مقامی نے تقریر کی اور دعا کروائی۔ حاضری 182 رہی۔

❁ **سیمینار بابت تحریک جدید:** 8 فروری 2014ء کو سیمینار بابت تحریک جدید منعقد ہوا۔ جس میں حلقہ داتا زید کا اور حلقہ قلعہ کالروالا کی چودہ جماعتوں کے صدران، سیکرٹریان تحریک جدید، معلمین و مربیان کرام شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مرکزی مہمان مکرم لقمان محمد خان صاحب وکیل المال اول نے عہدیداران کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ آخر پر دعا کروائی۔ حاضری 53 رہی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

خریداران الفضل
اپنا نمبر حاصل کرلیں

الفضل کے خریداران کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ الفضل کا ''صدسالہ جوبلی سوونیئر'' شائع ہوگیا ہے ۔اس تاریخی دستاویز کی قیمت مبلغ -/300 روپے ہے۔ جبکہ دفتر کے مستقل خریداران کے لئے نصف یعنی مبلغ -/150 روپے مقرر کی گئی ہے۔ ایجنسی سے الفضل کے خریدار پوری قیمت ادا کریں گے۔ امراء اضلاع کو فہرست خریداران اور نمبر بھجوایا جا چکا ہے ۔ خریداران الفضل سے درخواست ہے کہ اپنا خصوصی نمبر اپنے اپنے ضلع کے امیر صاحب سے حاصل کرلیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

بقیہ از صفحہ 1 داخلہ مدرسۃ الحفظ

عارضی لسٹ اور تدریس کا آغاز

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 11 جون 2014ء صبح 9 بجے مدرسۃ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ مورخہ 12 جون کو کامیاب امیدواران کے والدین سے اجتماعی میٹنگ ہوگی۔ تدریس کا آغاز مورخہ 18 راگست 2014ء سے ہو گا ۔حتمی داخلہ 31 دسمبر 2014ء کے بعد تسلی بخش تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

نوٹ : انٹرویو کیلئے قواعد پر پورا اترنے والے امیدواران کو علیحدہ سے کوئی اطلاع نہیں بھجوائی جائے گی۔

جو احباب اپنے بچوں کو داخل کروانے کے خواہشمند ہیں وہ ابھی سے اپنے بچوں کو روزانہ آدھا پارہ تلاوت کی عادت ڈالیں اور آخری پارے سے حفظ کروانا شروع کروادیں۔

مدرسۃ الحفظ ۔شکور پارک نزد نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

پوسٹ کوڈ:35460 فون:047-6213322

(پرنسپل مدرسۃ الحفظ ربوہ)

نشاط ۔گل احمد ۔ڈیزائنرز ، بوتیک اور چکن ولان کی بیشمار ورائٹی
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ 047-6213312

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
FRS RABWAH
فیوچر ریس سکول ربوہ
یورپین طرز تعلیم ، کوئی ہوم ورک نہیں ۔
نرسری تا ششم داخلے جاری ہیں ۔
تمام کلاسز میں داخلے جاری ہیں
گرلز کیلئے ہفتم اور ہشتم کے داخلے جاری ہیں
کوالیفائیڈ لیڈیز اساتذہ کی ضرورت ہے
دارالصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ
فون :047-6213194 موبائل 0332-7057097

ایم ٹی اے کے پروگرام

یکم اپریل 2014ء

12:20 am	ریئل ٹاک
1:25 am	راہ ہدیٰ
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جون 2008ء
3:55 am	تقاریر جلسہ سالانہ
4:30 am	آداب زندگی
5:05 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	الترتیل
6:00 am	سیرت النبی ﷺ
6:20 am	حضور انور کے اعزاز میں سنگاپور میں ایک استقبالیہ
7:20 am	کڈز ٹائم
7:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جون 2008ء
8:50 am	طب وصحت
9:20 am	آداب زندگی
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:55 am	حضور انور کے ساتھ طلباء کی ملاقات
12:30 pm	نور مصطفویؐ
1:00 pm	آداب زندگی
1:30 pm	پُرکشش آسٹریلیا
2:00 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 مارچ 2014ء (سندھی ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	Shotter Shondhane
8:00 pm	سپینش سروس
8:35 pm	خدا کے نام پر قتل۔ دستاویزی پروگرام
9:30 pm	آداب زندگی
10:00 pm	براہین احمدیہ
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کے ساتھ طلباء کی ایک نشست

ضرورت چوکیدار

مکرم حمید احمد خان صاحب صدر محلّہ فیکٹری ایریا احمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محلّہ فیکٹری ایریا احمد کو رات کیلئے چوکیدار کی ضرورت ہے۔ جو دوست خواہشمند ہوں وہ اپنی درخواست صدر صاحب محلّہ سے تصدیق کے ساتھ مورخہ 27 مارچ 2014ء تک پہنچا دیں یا ملاقات کر لیں۔تنخواہ بالمشافہ طے کی جائے گی۔

For Genuine TOYOTA Parts
AL-FURQAN
MOTORS PVT LIMITED
Ph:
021-2724606
2724609
47- Tibet Centre
M.A. Jinnah Road,
KARACHI
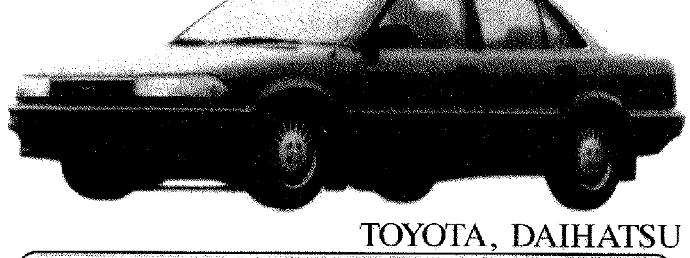
TOYOTA, DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
فون نمبر 021-2724606 2724609
47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3

ربوہ میں طلوع وغروب 24۔مارچ

طلوع فجر	4:46
طلوع آفتاب	6:06
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	6:25

ایم ٹی اے کے آج کے اہم پروگرام

24 مارچ 2014ء

2:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 مارچ 2014ء
3:45 am	سوال وجواب
6:15 am	گلشن وقف نو
7:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 مارچ 2014ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کے اعزاز میں پارلیمنٹ میں استقبالیہ 11 جون 2013ء
4:15 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
5:35 pm	راہ ہدیٰ
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مئی 2008ء
8:05 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
9:00 pm	راہ ہدیٰ
11:20 pm	حضور انور کے اعزاز میں پارلیمنٹ میں استقبالیہ

کمر درد کیپسول
کمر درد کی مفید دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434-6211434

بسم اللہ فیبرکس
آ گیا جی آ گیا لان میلہ 2014ء
کلاسک ، سٹار کلاسک ، فتح کلاسک ، رشید کلاسک جوبلی لان ، نیز اس کے علاوہ ہمارے پاس فینسی لان کی ورائٹی بھی دستیاب ہے۔
پروپرائٹرز : ڈوگر برادرز 0300-7716468 0313-7040618

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھیے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سندیافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
فیصل آباد میں بھی جرمن کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

FR-10